Hafiz Asad Ur Rehman Chishti

امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

تمام اہل علم اس پر متفق ہیں کہ اسلامی فقہ کی تدوین اول امام اعظم ابو حنیفہ نے فرمائی بلکہ خود امام شافعی جیسے عظیم مجتہد، محدث نے فرمایا "قیامت تک جو شخص بھی دین کی سمجھ حاصل کرنا چاہے گا وہ ابوحنیفہ کے فیضان علم کا محتاج ہوگا" ان پاکان امت کی ہر ادا نرالی اور ہر پہلو اتنا شاندار ہے کہ عظمتیں بھی یہاں رشک کر رہی ہیں۔

شخصیت جتنی عظیم ہوتی ہے اس کی مخالفت بھی اس قدر شدید ہوتی ہے اور اس کی آزمائش بھی اتنی ہی سخت ہوتی ہے۔ امام ابوحنیفہ کو بھی مخالفت و عداوت اور آزمائش کی سخت ترین بھٹی سے گزرنا پڑا۔ مخالفت کی ایک سطح "بادشاہت" کا روایتی حربہ تھا۔ چونکہ امام صاحب کی زندگی میں بنو امیہ کا خاتمہ اور بنو عباس کا آغاز ہوا۔ اس لئے بنو امیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد اور بنو عباس کے ابوجعفر منصور کے حکم پر باری باری آپ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ بالآخر اس ظلم کی بدترین علامت بادشاہت کے ہاتھوں جیل میں زبردستی زہر پلوانے پر آپ نے جام شہادت نوش کیا۔

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے بر سر میداں مگر جھکی تو نہیں

آپ سے کوئی اخلاقی جرم صادر نہیں ہوا تھا، نہ آپ نے کسی کا جانی مالی نقصان کیا تھا، آپ کا جرم صرف اور صرف یہ تھا کہ آپ نے مفتی اعظم اور وزیر خزانہ جیسا اعلیٰ حکومتی عہدہ قبول نہ کر کے بادشاہت کا حصہ بننے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ تو آپ پر روا رکھا جانے والا جسمانی ظلم تھا جو مزعومہ سیاسی مصلحتوں نے جاری رکھا اور آپ کے وصال کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ لیکن ظلم، ناشکری اور تعصب و عناد کی ایک دوسری صورت بھی تھی جو اس وقت آپ کے معاصر حاسد علماء نے شروع کی اور پھر نسل در نسل متعصب ذہنیت رکھنے والے مذہبی طبقات میں بھی منتقل ہوتی رہی۔ صدیاں گزرنے کے بعد اب بھی مخصوص "مذہبی" پس منظر رکھنے والے لوگ آپ کے خلاف حسد، بغض اور مخالفت کا ابلیسی مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گذشتہ کئی صدیوں سے آپ کے خلاف جو پروپیگنڈہ سب سے زیادہ ہو رہا ہے وہ آپ کی علم حدیث سے دوری، لاعلمی اور ناقدری کا الزام ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آج بھی پورے عالم اسلام کا اسی (۸۰) فیصد حصہ امام اعظم کے فقہی اصولوں کا مقلد ہے لیکن پھر بھی آپ کو حدیث سے لاعلم کہا جاتا ہے۔ تاہم یہ نظام قدرت ہے کہ ان مخالفانہ رویوں اور مسلسل متعصبانہ کاوشوں کے باوجود اب بھی "امام اعظم" ابو حنیفہ ہی ہیں اور ان شاء اللہ رہتی دنیا تک "امام اعظم" کا اعزاز آپ ہی کے سر سجا رہے گا۔

امام صاحب کی خدمات فقہ پر بے شمار متقدم ومتاخر علماء نے مستقل کتب تصنیف کیں۔اسی طرح آپ کی علم حدیث میں خدمات کے اعتراف پر بھی ہر دور کے علماء نے قابل قدر علمی کاوشیں مرتب کیں۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ امام صاحب کی خدمات پر احناف سے زیادہ مالکی،شافعی اور حنبلی علماء نے لکھا ہے۔ان اجل ائمہ میں امام ابوعبداللہ احمد بن علی صیمری (متوفی ۴۳۶ھ)،قاضی ابوعمر یوسف بن عبد البر مالکی (۴۶۲ھ)، حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی (۵۰۵ھ)،امام فخرالدین رازی شافعی (۶۰۶ھ)،امام ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی (۶۷۶ھ)، حافظ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمن مزی شافعی (۷۴۲ھ)، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی شافعی (۷۴۸ھ)، مجد الدین فیروز آبادی شافعی (۸۱۷ھ)، حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ)، علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی (۹۰۹ھ)، امام جلال الدین سیوطی شافعی (۹۱۱ھ)، حافظ محمد بن یوسف صالحی دمشقی شافعی (۹۴۲ھ)،قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی (۹۶۶ھ)،امام احمد بن حجر ہیتمی مکی شافعی (۹۷۳ھ)،امام عبدالوہاب شعرانی شافعی (۹۷۳ھ) جیسے جلیل القدر لوگوں کے نام شامل ہیں۔علاوہ ازیں گذشتہ دو تین صدیوں میں بھی عرب وعجم میں امام صاحب پر برابر کام ہوتا رہا۔

نام ونسب، کنیت اور لقب

آپ کا نام نعمان بن ثابت، کنیت ابوحنیفہ اور لقب امام اعظم ہے۔

خطیب بغدادیؒ نے شجرۂ نسب کے سلسلہ میں امام صاحبؒ کے پوتے اسماعیل کی زبانی یہ روایت نقل کی ہے کہ

أنا إسماعيل بن حمّاد ابن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من أبناء فارس الأحرار، والله ما وقع علينا رق قط، ولد جدي في سنة ثمانين، وذهب ثابت إلى علي بن أبي طالب وهو صغير فدعا له بالبركة فيه، وفي ذريته، ونحن نرجو من الله أن يكون قد استجاب الله ذلك لعلي بن أبي طالب فينا۔

(تاریخ بغداد، ج13، ص327)

”میں اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان ہوں۔ہم لوگ نسل فارس سے ہیں اور کبھی کسی کی غلامی میں نہیں آئے۔ہمارے دادا ابوحنیفہ ۸۰ھ میں پیدا ہوئے۔ہمارے پر دادا ثابت بچپن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے،حضرت علیؓ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی،اللہ نے یہ دعا ہمارے حق میں قبول فرمائی۔“امام صاحبؒ عجمی النسل تھے۔آپؒ کے پوتے اسماعیل کی روایت سے اس قدر اور ثابت ہے کہ ان کا خاندان فارس کا

ایک معزز اور مشہور خاندان تھا۔ فارس میں رئیس شہر کو مرزبان کہتے ہیں جو امام صاحبؒ کے پر دادا کا لقب تھا۔

ولادت باسعادت

آپ کی ولادت کے متعلق تین اقوال ملتے ہیں۔ 61ھ، 70ھ، 80ھ۔
اکثر مورخین فرماتے ہیں کہ آپ ۸۰ھ میں عراق کے دارالحکومت کوفہ میں پیدا ہوئے۔ اور اسکی وضاحت آپ کے پوتے اسماعیل بن حماد کے سے بھی ہوتی ہے۔

ولد جدي في سنة ثمانين

(تاریخ بغداد، ج 13، ص 327)

اس کے علاوہ امام ذہبی، امام قیسرانی، امام ابن جوزی، امام قرشی، امام فضل بن دکین اور دیگر ائمہ کرام نے آپ علیہ الرحمہ کی ولادت 80ھ نقل فرمائی ہے۔

امام اعظم اور بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا، لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ حَتَّى يَتَنَاوَلَهُ۔

(الجامع الصحیح للبخاری، رقم 4897۔ الجامع الصحیح لمسلم، رقم 2546)

اگر ایمان ثریا ستارہ کے پاس بھی ہو اور عرب اس کو نہ پاسکتے ہوں تو بھی اس کو ایک فارسی آدمی پالے گا۔

جلیل القدر عالم و حافظ علامہ جلال الدین سیوطیؒ اور امام ابن حجر مکی الہیتمی اس حدیث سے قطعی طور پر امام ابوحنیفہؒ کو مراد لیتے ہیں اس لئے کہ کوئی بھی فارس کا رہنے والا امام صاحبعلیہ الرحمۃ کے برابر علم والا نہیں ہوسکا۔

(تبییض الصحیفہ لسیوطی، ص 31۔ الخیرات الحسان للہیتمی ص 24)

ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے صرف امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ہی فارسی النسل تھے۔

أنا إسماعيل بن حمّاد ابن النعمان بن ثابت بن النعمان بن المرزبان من أبناء فارس الأحرار، والله ما وقع علينا رق قط۔

(تاریخ بغداد، ج13 ص327)

امام صاحبؒ عجمی النسل تھے۔آپؒ کے پوتے اسماعیل کی روایت سے اس قدر اور ثابت ہے کہ ان کا خاندان فارس کا ایک معزز اور مشہور خاندان تھا۔ فارس میں رئیس شہر کو مرزبان کہتے ہیں جو امام صاحبؒ کے پردادا کا لقب تھا۔

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دعا

وذهب ثابت إلى علي بن أبي طالب وهو صغير فدعا له بالبركة فيه، وفي ذريته، ونحن نرجو من الله أن يكون قد استجاب الله ذلك لعلي بن أبي طالب فينا۔

(تاریخ بغداد، ج13 ص327)

ہمارے پردادا ثابت بچپن میں حضرت علیؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے، حضرت علیؓ نے ان کے لئے برکت کی دعا کی، اللہ نے یہ دعا ہمارے حق میں قبول فرمائی۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا علمی فیضان حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی دعا کا ہے۔

اقوال ائمہ ومحدثین فی مناقب ابی حنیفہ

محدثین وفقہاء، مشائخ وصوفیاء، تلامذہ واساتذہ سب نے تسلیم کیا اور بیک زبان بے شمار حضرات نے آپکی برتری وفضیلت کا اعتراف کیا ہے۔حدیث وفقہ دونوں میں آپکی علوشان کی گواہی دینے میں بڑے بڑوں نے بھی کبھی کوئی جھجک محسوس نہیں کی، چند حضرات کے تاثرات ملاحظہ فرمائیں۔

1۔حضرت مسعر بن کدام علیہ الرحمہ(153ھ)

مااحسد احدابالکوفۃ الا رجلینابو حنیفہ فی فقہ و الحسن بن صالح فی زھدہ۔

(تاریخ بغداد للبغدادی،13338)

مجھے کوفہ میں دو بندوں کے علاوہ کسی پر رشک نہیں آیا۔فقہ میں امام اعظم ابوحنیفہ، اور زہدوتقوی میں امام حسن بن صالح۔

2۔حضرت سعید بن ابی عروبہ علیہ الرحمہ(156ھ)

مَا رَأَیت مثل هَدَایَا تَأْتِینَا من بلدك من أبي حنيفَة و ددت ان الله أخرج الْعلم الَّذِي مَعَه إِلَى قُلُوب الْمُؤمنِينَ فَلَقَد فتح الله لهَذَا الرجل فِي الْفِقْه شَيْئا كَأَنَّهُ خلق لَهُ۔

(اخبار ابی حنیفہ للصمیری،ص82)

میں نے ایسے تحائف کو کبھی نہیں دیکھا جیسے آپ کے شہر کوفہ سے امام اعظم علیہ الرحمہ سے آرہے ہیں۔ میری دلی خواہش ہے کہ اللہ تعالی امام اعظم کے علمی فیضان کو مومنین کے دلوں تک پہنچا دے۔ اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے لیے فقہ کے دروازے ایسے کھول دیے ہیں گویا کہ وہ پیدا ہی اسی لیے ہوا۔

3۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ (161ھ)

امام محمد بن بشر فرماتے ہیں کہ جب میں امام ثوری کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہاں سے آئے ہو تو میں نے عرض کی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس سے ہو کر آیا ہوں۔ تو فرمایا۔

لقد جئت من عند افقه اهل الارض۔

بیشک تو اس شخص کے پاس سے ہو کر آیا ہے جو روئے زمین پر فقہ میں سب سے بہتر ہے۔

امام ابو بکر بن عیاش فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ کے پاس بیٹھے تھے۔

كَانَ أَبُو حنيفَة إِذا بلغه عَن سُفْيَان مَا يَقُول فِيهِ مبلغ مِنْهُ يَقُول هُوَ حَدِيث السن و الأحداث لَهُم حِدة فَكَانَ إِذا أقبل قَالَ هُوَ حَدِيث السن قَالَ سُفْيَان بكم هُوَ النبطي أكبر سنا مني حَتَّى يصغرني وَلَا يستَحل أَبُو

حنیفۃَ أَن یَقُول فِیہِ شَیئاً غیر إِنَّہ حدث السن۔

ابو بکر بن عیاش کا قول ہے کہ سفیان کے بھائی عمرو بن سعید کا انتقال ہوا تو سفیان کے پاس ہم لوگ تعزیت کے لیے گئے مجلس لوگوں سے بھری ہوئی تھی، عبداللہ بن ادریس بھی وہاں تھے، اسی عرصہ میں ابوحنیفہ اپنے رفقاء کے ساتھ وہاں پہنچے، سفیان نے ان کو دیکھا تو اپنی جگہ خالی کر دی اور کھڑے ہو کر معانقہ کیا، اپنی جگہ ان کو بٹھایا، خود سامنے بیٹھے، یہ دیکھ کہ مجھ کو بہت غصہ آیا، میں نے سفیان سے کہا ابوعبداللہ! آج آپ نے ایسا کام کیا جو مجھ کو برا معلوم ہوا، نیز ہمارے دوسرے ساتھیوں کو بھی، انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ میں نے کہا آپ کے پاس ابوحنیفہ آئے، آپ ان کے لیے کھڑے ہوئے، اپنی جگہ بٹھایا، ان کے ادب میں مبالغہ کیا ، یہ ہم لوگوں کو ناپسند ہوا، سفیان ثوری نے کہا تم کو یہ کیوں ناپسند ہوا؟ وہ علم میں ذی مرتبہ شخص ہیں، اگر میں ان کے علم کے لیے نہ اٹھتا تو ان کے سن وسال کے لیے اٹھتا اور اگر ان کے سن وسال کے لیے نہ اٹھتا تو ان کی فقہ کے واسطہ اٹھتا اور اگر ان کے فقہ کے لیے نہ اٹھتا تو ان کے تقویٰ کے واسطے اٹھتا۔

(اخبار ابی حنیفہ للصمیری، ص 76)

حضرت سفیان الثوری رحمہ اللہ کے علمی مرتبہ اور شانِ علم حدیث سے کون واقف نہیں، اتنے بڑے محدث کے بارے میں آپ سے رائے لی گئی کہ ان سے حدیث لی جائے یا نہیں؟ امام بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں

"عبد الحميد قال سمعت أباسعد الصاغاني يقول جاء رجل إلى أبي حنيفة فقال ماترى في الأخذ عن الثوري؟ فقال اكتب عنه ماخلاحديث أبي إسحاق عن الحارث عن علي، وحديث جابر الجعفي"۔ (کتاب القرأۃ للبیہقی 134)

ترجمہ

عبدالحمید الحمانی کہتے ہیں میں نے ابوسعد صاغانی کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص امام ابوحنیفہ کے پاس آیا اور پوچھا سفیان ثوری سے روایت لینے میں آپ کی رائے کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ان سے حدیث لے لو؛ ماسوائے ان حدیثوں کے جنھیں وہ ابواسحاق عن الحارث کی سند سے روایت کریں یا جنھیں وہ جابر جعفی سے نقل کریں۔

4۔حضرت قاسم بن معن بن عبدالرحمٰن علیہ الرحمہ (175ھ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے حضرت قاسم علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ آپ امام اعظم علیہ الرحمہ کے درس میں شریک ہوتے ہیں تو حضرت قاسم علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

ماجلس الناس الیٰ احدانفع مجالسۃمن ابی حنیفۃ۔

(اخبارابی حنیفہ للصمیری،ص76)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مجلس سے بڑھ کر کوئی مجلس نہیں ہے جہاں لوگ بیٹھتے ہیں۔

5۔حضرت مالک بن انس علیہ الرحمہ (179ھ)

رأيت رجلا لو كلمك في هذه السارية أن يجعلها ذهبا لقام بحجته۔

(تارخ بغداد للبغدادی، ج13،ص338)

میں نے اس شخص (امام اعظم علیہ الرحمہ) کو دیکھا ہے کہ اگر وہ اس ستون کو سونے کا ثابت کرنا چاہیں تو دلائل سے ثابت کر دیں۔

6۔حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ (181ھ)

إِن كَانَ الْأَثَر قد عرف واحتيج إِلَى الرَّأْي فرأي مَالك وسُفْيَان وَأبي حنيفَة وَأَبُو حنيفَة أَحْسنهم وأدقهم فطنة وأغوصهم على الْفِقْه وَهُوَ أفقه الثَّلَاثَة۔

(اخبار ابی حنیفہ للصمیری، ص84)

اگر کوئی معروف اثر ہو جس میں رائے کی ضرورت ہو تو امام مالک، امام ثوری اور امام اعظم علیہم الرحمہ کی طرف رجوع کرنی چاہیے۔امام ابوحنیفہ ان سب سے احسن ہیں۔اور زیادہ ذہین وفطین ہیں اور فقہ میں زیادہ غور وفکر کرنے

والے اور سب سے بہتر مسائل کو سمجھنے والے ہیں۔

افقه الناس ابو حنیفة ما رایت فی الفقه مثله۔

(تھذیب التھذیب للعسقلانی، ج10 ص450)

لوگوں میں سب سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ ہیں، میں نے فقہ میں ان کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔

لولا ان الله تعالیٰ اغاثنی بابی حنیفة وسیفان کنت کسائر الناس۔

(تھذیب التھذیب للعسقلانی، ج10 ص450)

اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان کے ذریعہ میری مدد نہ کرتا تو میں عام لوگوں کی طرح ہوتا۔

7۔امام ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ (193ھ)

آپ سے جب امام اعظم علیہ الرحمہ کے متعلق پوچھا گیا تو فرماتے ہیں۔

کان النعمان بن ثابت افقه اهل زمانه۔

(مناقب ابی حنیفہ للذہبی۔18)

حضرت نعمان بن ثابت علیہ الرحمہ اپنے زمانہ کے سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

8۔حافظ ابن عبدالبر مالکی رحمہ اللہ علیہ (سنہ 463ھ)۔

الذین رووا عن ابی حنیفۃ و وثقوہ اکثر من الذین تکلموا فیہ

(جامع بیان العلم وفضلہ 2/149)

امام ابوحنیفہ سے جن لوگوں نے روایت کی اور جنھوں نے ان کو ثقہ کہا ان کی تعداد ان لوگوں سے زیادہ ہے جنھوں نے ان پر کلام کیا ہے۔

9۔حافظ شمس الدین ذہبی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

"وحدث عن عطاء و نافع وعبد الرحمن بن هرمز الاعرج وعدی بن ثابت وسلمة بن كهيل وابي جعفر محمد بن علي وقتادة وعمرو بن دينار وابي اسحاق وخلق كثير۔ وحدث عنه وكيع ويزيد بن هارون وسعد بن الصلت وابو عاصم وعبد الرزاق وعبيد الله بن موسی وابو نعيم وابو عبد الرحمن المقری وبشر كثير، وكان اماما ورعا"۔

(تذکرۃ الحفاظ 1681)

ترجمہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے عطاء، نافع، عبدالرحمن بن ہرمز الاعرج، سلمہ بن کہیل، ابی جعفر، محمد بن علی، قتادہ، عمرو بن دینار، ابی اسحاق اور بہت سے لوگوں سے حدیث روایت کی ہے اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے وکیع، یزید بن ہارون، سعد

بن صلت، ابوعاصم، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ، ابونعیم، ابوعبدالرحمن المقری اور خلق کثیر نے روایت لی ہے اور ابوحنیفہ امام تھے اور زاہد پرہیزگار تھے۔

"آخذ بکتاب اللہ فمالم اجد فبسنۃ رسول اللہ و الاثار الصحاح عنہ التی فشت فی ایدی الثقات عن الثقات فان لم اجد فبقول اصحابہ أخذ بقول من شئت و اما اذا انتھی الامر الی ابراھیم و الشعبی و الحسن و العطاء فاجتھد کما اجتھدوا"۔

(مناقب ابی حنیفۃ للذہبی 20)

ترجمہ

میں فیصلہ کتاب اللہ سے لیتا ہوں جو اس میں نہ ملے اسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور ان صحیح آثار سے لیتا ہوں جو حضور سے ثقہ لوگوں کے ہاں ثقات کی روایت سے پھیل چکے ہوں، ان میں بھی نہ ملے تو میں صحابہ کرامؓ سے لیتا ہوں اور جس کا فیصلہ مجھے اچھا (قوی) لگے لے لیتا ہوں۔ اور جب معاملہ ابراہیم نخعیؒ، علامہ شعبیؒ، حضرت حسن بصریؒ اور عطاء بن ابی رباحؒ تک پہنچے تو میں بھی اس طرح اجتہاد کرتا ہوں جس طرح ان پہلوؤں نے اجتہاد کیا تھا۔

10۔ خطیب تبریزی (صاحب مشکوٰۃ) رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ۔

"سمع عطاء بن ابی رباح و اباا سحاق السبیعی و محمد بن

المنکد رونا فعاوھشام بن عروۃ وسماک بن حرب وغیرھم وروی عنہ عبداللہ بن المبارک وکیع بن الجراح ویزید بن ھارون والقاضی ابویوسف ومحمدبن الحسن الشیبانی وغیرھم"۔

(الاکمال فی اسماء الرجال 624)

ترجمہ

ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے عطا بن رباح اور ابواسحاق السبیعی اور محمد بن المنکد ر اور ہشام بن عروہ اور سماک بن حرب وغیرہ حضرات سے روایت لی اور ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن الجراح اور یزید بن ہارون اور قاضی ابویوسف اور محمد بن حسن الشیبانی وغیرہ حضرات نے روایت لی ہیں۔

11۔حضرت عبدالرحمن المقری علیہ الرحمہ (213ھ)

حضرت عبدالرحمن المقری (213ھ) جب آپ سے روایت کرتے توفرماتے مجھ سے اس شخص نے یہ حدیث بیان کی جو (فن حدیث میں) بادشاہوں کا بادشاہ تھا،خطیب بغدادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں۔

"کان اذاحدث عن ابی حنیفۃ قال حدثناشاھنشاہ"۔

(الاکمال فی اسماء الرجال 624)

آپ رحمہ اللہ کے اساتذہ وتلامذہ ان کے علاوہ بھی بہت سے تھے،آپ

نے بلند پایہ محدثین سے محدثین کے طور پر روایات لیں اور آگے محدثین کے طرز پر انہیں محدثین سے روایت کیا، آپ کے تلامذہ میں سے عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن الجراح کے تذکرے کتب رجال میں دیکھیں، یہ حضرات فن حدیث میں اپنے وقت کے آفتاب وماہتاب تھے۔ ان جیسے اکابر محدثین کا حدیث میں آپ کی شاگردی کرنا اس فن میں آپ کی عظمتِ شان کی کھلی شہادت ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی طرح مکثرین روایت میں سے نہ تھے؛ لیکن اس سے آپ کے علمِ حدیث میں کمزور ہونے کا شبہ کسی کو بھی نہ ہو سکے گا۔

12۔ حضرت علامہ عبدالوہاب الشعرانی علیہ الرحمہ (973ھ)

"وقد کان الامام ابو حنیفة یشترط فی الحدیث المنقول عن رسول اللہ قبل العمل به ان یرویه عن ذلک الصحابی جمع اتقیاء عن مثلهم"۔ (المیزان الکبریٰ للشعرانی 621)

ترجمہ

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل شدہ حدیث کو معمول بہ ٹھہرانے سے پہلے یہ ضروری ٹھہرائے تھے کہ اسے اس صحابیؓ سے ان جیسے نیک لوگوں کی ایک جماعت نے روایت کیا ہو۔

13۔حافظ ابن عبدالبر مالکی علیہ الرحمہ

"أنه کان یذھب فی ذلک الی عرضھا علٰی ما اجتمع علیه من الاحادیث و معانی القرآن فما شذ من ذلک ردہ و سماہ شاذاً"۔

(الموافقات للشاطبی 263)

ترجمہ امام صاحبؒ ایسے موقع پر اس روایت کو اس موضوع کی دوسری احادیث اور قرآنی مطالب سے ملا کر دیکھتے جو روایت اس مجموعی موقف سے علٰیحدہ رہتی آپؒ اسے (عمل میں) قبول نہ کرتے اور اس کا نام شاذ رکھتے۔

14۔امام مسعر بن کدام علیہ الرحمہ (155ھ)

امام مسعر بن کدامؒ (155ھ) کی جلالتِ قدر سے کون واقف نہیں۔ شعبہ کہتے ہیں ہم نے اُن کا نام مصحف (قرآن) رکھا ہوا تھا، یحیٰی بن سعید القطانؒ کہتے ہیں میں نے حدیث میں ان سے زیادہ ثابت کسی کو نہیں پایا، محمد بن بشرؒ کہتے ہیں میں نے اُن سے دس کم ایک ہزار احادیث لکھیں، یہ مسعر بن کدامؒ حضرت امامؒ کے ہم سبق تھے، آپؒ کہتے ہیں

"طلبت مع ابی حنیفة الحدیث فغلبنا و اخذنا فی الزھد فبرع علینا و طلبنا معه الفقه فجاء منه ما ترون"۔

(مناقب ابی حنیفۃ للذھبی 27)

ترجمہ

میں نے اور ابو حنیفہؒ نے اکٹھے حدیث پڑھنی شروع کی وہ ہم پر غالب رہے اور علم حدیث میں ہم سب طلبہ سے بڑھ گئے، ہم زہد وسلوک میں پڑے تو اس میں بھی وہ کمال پر پہنچے اور ہم نے اُن کے ساتھ فقہ پڑھنا شروع کیا تو اس میں بھی وہ اس مقام پر آپہنچے جو تم دیکھ رہے ہو۔

15۔امام یزید بن ھارون علیہ الرحمہ

کان ابو حنیفة تقیا زاھدا عالما صدوق اللسان احفظ اھل زمانه

(اخبار ابی حنیفہ للصمیری،48)

امام ابو حنیفہ پاکباز عالم صداقت شعار اور اپنے زمانے میں سب سے بڑے حافظ حدیث تھے۔

16۔امام یحیٰ بن معین علیہ الرحمہ

حافظ ابن حجر عسقلانی نے تھذیب میں امام ابن معین کا قول نقل کیا ہے۔

کان ابو حنیفة ثقة لایحدث الا بما یحفظه۔

(تھذیب التھذیب 4/632)

امام ابو حنیفہ ثقہ تھے وہ صرف اسی حدیث کو بیان کرتے تھے جس کو وہ

اچھی طرح محفوظ رکھتے تھے۔

صالح ابن محمد امام الجرح والتعدیل امام ابن معین کا قول نقل کرتے ہیں

کان ابو حنیفة ثقة فی الحدیث۔ (تھذیب التھذیب 4/632)

17۔امام علی بن المدینی علیہ الرحمہ

"قد قال الامام علی بن المدینی ابو حنیفه روی عنه الثوری وابن المبارک وحماد بن زید وھشام ووکیع وعباد بن العوام وجعفر بن عون وھو ثقه لا باس به وکان شعبه حسن الرای فیه"۔

(روی حماد بن زید عن ابی حنیفة احادیث کثیرة، الانتقاء ۱۳۰)

ترجمہ امام علی بن المدینی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ، عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ، حماد بن زید رحمہ اللہ، ہشام رحمہ اللہ، وکیع رحمہ اللہ، عباد بن عوام رحمہ اللہ، جعفر بن عون رحمہ اللہ نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ سے حدیث روایت کی ہے، ابوحنیفہ رحمہ اللہ ثقہ تھے ان سے روایت کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اور شعبہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔

امام علی بن المدینی امام ابوحنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وھو ثقة لا باس به۔

(تانیب الخطیب 152)

امام ابوحنیفہ ثقہ تھے ان میں کوئی خرابی نہیں تھی۔

18۔ محمد بن یوسف الشافعی علیہ الرحمہ

حافظ محمد بن یوسف الشافعی لکھتے ہیں۔

کان ابو حنیفة من کبار حفاظ الحدیث و اعیانهم و لو لا کثرة اعتنائه بالحدیث ما نهینا له استنباط مسائل الفقه

امام ابوحنیفہ بڑے حفاظ حدیث اور ان کے فضلاء میں شمار ہوتے ہیں اگر وہ بکثرت حدیث کا اہتمام نہ کرتے تو فقہ کے مسائل میں استنباط کا ملکہ ہمیں کہاں سے حاصل ہوتا۔

19۔ امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ

امام ابوجعفر طحاوی نے فرمایا

ابو حنیفة الامام الاعظم ثقة ثبت فقیه مشهور۔

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں۔

20۔ یحی بن سعید القطان علیہ الرحمہ

امام الجرح والتعدیل یحی بن سعید القطان فرماتے ہیں۔

یحیی بن سعید القطان یقول لا تکذب الله ما سمعنا أحسن من رأی أبي حنیفة و قد أخذنا بأکثر اقواله۔

(تھذیب التھذیب، ج10،ص450)

خدا ہم سے جھوٹ نہ بلوائے۔ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی۔میں نے ان کے اکثر قول کو اپنا مذہب بنالیا ہے"

وكان يحيى القطان يفتي بقول أبي حنيفة۔

امام یحیٰ بن قطان امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول پر فتوی دیا کرتے تھے۔

21۔حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں

ومناقب الامام ابی حنیفة کثیرة جداً فرضی اللہ عنه وسکنه الفردوس آمین۔

(تھذیب التھذیب، ج10 ص452)

امام ابوحنیفہ کے مناقب وفضائل بے شمار ہیں۔اللہ ان سے راضی ہو۔اور جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائیں آمین

22۔سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ

سفیان بن عینیہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ

ما مقلت عيني مثل أبي حنيفة۔

(تاریخ بغداد جلد 15 صفحہ 445)

میری آنکھ نے (علم وفضل میں) ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا مثل نہیں دیکھا۔

23۔ نضر بن شمیل علیہ الرحمہ

النضر بن شميل، يقول كان الناس نياما عن الفقه حتى أيقظهم أَبُو حنيفة بما فتقه، وبينه، ولخصه۔

(تاریخ بغداد جلد 15 صفحہ 473)

امام محدث نضر بن شمیل فرماتے ہیں "لوگ علم فقہ (کی باریکیوں) سے غافل تھے۔ یہاں تک کہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی فقہی موشگافیوں، عقدہ کشائیوں اور ان کی فقہی مسائل کی تشریح و تلخیص نے لوگوں کو چونکا دیا۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کے متفرق فضائل

امام اعظم علیہ الرحمہ اور خلیفہ ابو جعفر منصور

الربیع بن یونس، یقول دخل أَبُو حنیفة یوما علی المنصور، وعنده عیسی بن موسی، فقال للمنصور هذا عالم الدنیا الیوم، فقال له یا نعمان عمن أخذت العلم؟ قال عن أصحاب عُمَر، عن عُمَر، وعن أصحاب علي، عن علي، وعن أصحاب عبد الله، عن عبد الله، وما کان في وقت ابن عباس علی وجه الأرض أعلم منه، قال لقد استوثقت لنفسك۔ (تاریخ بغداد جلد 15 صفحہ 444)

ربیع بن یونس فرماتے ہیں کہ ''ایک روز امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ خلیفہ ابو جعفر منصور کے پاس تشریف لائے ۔اس وقت حضرت عیسی بن موسیٰ بھی وہاں موجود تھے ۔وہ منصور سے کہنے لگے یہ (ابو حنیفہ) آج دنیا کے بڑے عالم ہیں ۔تو منصور نے امام صاحب سے کہا اے نعمان! آپ نے کس سے علم حاصل کیا؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ،حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے ان کا علم حاصل کیا ہے اور حضرت عبد اللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما کے زمانے میں روئے زمین پر ان سے بڑا عالم کوئی نہیں تھا۔ منصور نے کہا کہ آپ نے اپنے لئے مضبوط علم حاصل کیا ہے۔

امام اعظم علیہ الرحمہ غیبت سے دور

ابن المبارك يَقُولُ قُلْتُ لسفيان الثوري يا أَبَا عَبْد الله ما أبعد أَبَا حنيفة من الغيبة ما سَمِعْتُهُ يغتاب عدوا لَهُ قط۔ قَالَ هُوَ والله أعقل من أن يسلط عَلَى حسناته مايذهب بها۔ (تاریخ بغداد 13/361)

عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری سے کہا ابو عبد اللہ (سفیان ثوری کی کنیت ہے)! ابوحنیفہ غیبت سے کتنا دور تھے؟ میں نے کبھی بھی ان کو دشمن کی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا، تو سفیان ثوری نے کہا وہ بہت زیادہ سمجھ دار اور ذہین تھے، وہ کوئی ایسی چیز اپنے اوپر مسلط نہیں کرتے تھے جو ان کی نیکیوں کو ضائع کردے۔

امام اعظم علیہ الرحمہ اور امام اوزاعی علیہ الرحمہ

قدمت الشام على الأوزاعي فرأيته ببيروت، فقال لي يا خراساني من هذا المبتدع الذي خرج بالكوفة يكنى أبا حنيفة؟ فرجعت إلى بيتي، فأقبلت على كتب أبي حنيفة، فأخرجت منها مسائل من جياد المسائل، وبقيت في ذلك ثلاثة أيام، فجئت يوم الثالث، وهو

مؤذن مسجدهم وإمامهم، والكتاب في يدي، فقال أي شيء هذا الكتاب؟ فناولته فنظر في مسألة منها وقعت عليها قال النّعمان فما زال قائما بعد ما أذن حتى قرأصدرا من الكتاب۔ ثم وضع الكتاب في كمه، ثم أقام وصلى، ثم أخرج الكتاب حتى أتى عليها۔ فقال لي يا خراساني من النعمان بن ثابت هذا؟ قلت شيخ لقيته بالعراق۔ فقال هذا نبيل من المشايخ، اذهب فاستكثر منه۔ قلت هذا أَبُو حنيفة الذي نهيت عنه۔

(تاریخ بغداد 13 / 338)

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں میں امام اوزاعی کے پاس ملک شام گیا تو انہوں نے مجھ سے کہا اے خراسانی! یہ کون بدعتی کوفہ میں پیدا ہوگیا ہے، جس کی کنیت ابو حنیفہ ہے؟ عبداللہ ابن مبارک فرماتے ہیں میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور میں واپس گھر گیا اور امام ابو حنیفہ کی کتاب لے کر اس میں سے عمدہ عمدہ مسائل منتخب کر کے تیسرے دن واپس امام اوزاعی کے پاس آیا، امام اوزاعی اپنی مسجد کے مؤذن اور امام تھے، میرے ہاتھ میں کتاب دیکھ کر امام اوزاعی نے کہا یہ کونسی کتاب ہے؟ چناں چہ مجھ سے کتاب لے کر دیکھنا شروع کیا، جس میں تھا قال النعمان، اذان کے بعد کھڑے کھڑے کتاب کے کچھ حصہ کو انہوں نے پڑھا، اس کے بعد اپنے پاس رکھ لی اور نماز کے بعد پوری کتاب پڑھ لی اور فرمایا اے خراسانی! یہ کون نعمان بن ثابت ہیں؟ میں نے کہا یہ ایک شیخ ہیں،

جن سے میں نے عراق میں ملاقات کی تھی، تو اوزاعی نے کہا یہ بڑے عالی وقار شیخ ہیں، ان کی خدمت میں جاؤ اور کثرت سے استفادہ کرو، اس وقت میں نے کہا یہ وہی ابوحنیفہ ہیں، جن سے آپ منع کرتے ہیں۔

امام اعظم علیہ الرحمہ، اللہ کی ایک نشانی ہیں

عبداللہ بن مبارک سے ہے کہ ابوحنیفہ اللہ کی ایک آیت تھے، ایک آدمی نے کہا۔ ابوعبدالرحمن شر میں آیت تھے یا خیر میں؟ تو انہوں نے فرمایا آیت کا لفظ خیر ہی میں بولا جاتا ہے، چناں چہ کہا جاتا ہے غایة فی الشر و آیة فی الخیر اس کے بعد قرآن کی ایک آیت تلاوت کی۔

وَجَعَلْنَا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّهُ آيَةً (المؤمنون 50)

ہم نے عیسیٰ بن مریم اور ان کی ماں کو قدرت کی ایک نشانی بنا دیا۔

(تاریخ بغداد 13/ 336)

پینتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر

منصور بن ھاشم يَقُولُ كُنَّا مَعَ عَبْدِ الله بن المبارك بالقادسية إِذْ جاءه رجلٌ من أهل الكوفة فوقع في أَبِي حنيفة، فَقَالَ لَهُ عَبْد الله ويحك أتقع في رجل صلى خمسًا وأربعين سنة خمس صلوات على وضوء واحد؟ وَكَانَ يجمع القُرْآن في ركعتين في ليلة، وتعلمت الفقه الَّذِي

عندي من أَبِي حنيفة۔ (تاریخ بغداد 13/ 353)

منصور بن ہاشم کہتے ہیں ہم لوگ عبد اللہ بن مبارک کے ساتھ قادسیہ میں تھے، کوفہ سے ایک شخص آیا اور امام صاحب کی غیبت کرنے لگا تو عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا تعجب ہے، کیا تو اس شخص کی غیبت کرتا ہے جنہوں نے پینتالیس سال تک پانچوں نمازیں ایک وضو سے پڑھی اور ایک رات میں پورا قرآن دو رکعت میں پڑھتے تھے؟ اور میں نے فقہ ان سے ہی حاصل کیا ہے۔

سانپ دامن میں گر گیا

ما كان أوقر مجلس أبي حنيفة، كان يشبه الفقهاء، وكان حسن السمت، حسن الوجه، حسن الثوب، ولقد كنا يوما في مسجد الجامع، فوقعت حية، فسقطت في حجر أبي حنيفة، وهرب الناس غيره فما رأيته زاد على أن نفض الحية وجلس مكانه۔

(تاریخ بغداد 13/ 337)

امام صاحب کی مجلس سب سے زیادہ باوقار ہوا کرتی تھی، آپ خوش رو اور خوش اخلاق تھے، کپڑا صاف ستھرا زیب تن فرماتے تھے، ایک دن ہم لوگ جامع مسجد میں تھے، ایک سانپ امام صاحب کی گود میں گر گیا، لوگ بھاگ پڑے، لیکن امام صاحب سنجیدگی کے ساتھ اپنی جگہ بیٹھے رہے اور سانپ کو جھٹک دیا۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کی شان میں اشعار

امام عبد اللہ بن مبارک نے امام صاحب کی شان میں کئی مدحیہ اشعار بھی کہے ہیں، چند اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

رأيتُ أبَا حَنِيفَةَ كُلَّ يَوْمٍ

يَزِيْدُ نُبَالَةً وَيَزِيْدُ خَيْرًا

میں نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا کہ وہ علم و ذہانت میں ہر روز ترقی کرتے تھے اور خیر میں بڑھتے جاتے تھے۔

وَيَنْطِقُ بالصوابِ وَيَصْطَفِيهِ

إذا مَا قَالَ أهلُ الجَوْرِ جَوْرًا

اور درست بات کرتے ہیں اور درستگی کے متلاشی رہتے ہیں، جب کہ جھوٹے لوگ جھوٹ بولتے ہیں۔

يُقَايِسُ من يُقَايِسه بُلّبٍ

فَمَن ذا يَجْعَلُونَ له نَظِيرًا؟

جو قیاس میں ان کا مقابلہ کرتا ہے وہ عقل مندی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرتے ہیں، وہ کون ہے جس کو لوگ ان کا نظیر بنائیں گے؟

كَفَانَا فَقْدُ حَمَّادٍ وَ كَانَتْ

مُصِيبَتُنَا بِهِ أمرًا كبيرًا

حماد بن سلیمان کی موت امر عظیم تھی، مگر ابو حنیفہ ہمارے لیے ان کے بدل ہو گئے۔

فَرَدَّ شَمَاتَةَ الأعداءِ عَنَّا

وأَنْشأَ بَعْدَهُ عِلمًا كثيراً

ابو حنیفہ نے شماتت اعدا کو ختم کر دیا اور حماد بن سلیمان کے بعد علم کثیر کو رواج دیا۔

رَأيتُ أَبَا حَنِيفةَ حين يُؤتى

ويُطْلَبُ عِلْمُه بحرًا غَزِيرًا

میں نے ابو حنیفہ کو دیکھا جب ان کے سامنے مسائل پیش کیے جاتے اور امام ابو حنیفہ ہی ان کے واقف کار پائے جاتے۔

قاضی ابو عبد اللہ حسین بن علی صیمری نے امام صاحب کے متعلق عبد اللہ بن مبارک کے ان اشعار کو نقل کیا ہے

لقد زان البِلادَ ومَنْ عَلَيْهَا

إمامُ المسلمينَ أبو حَنِيْفَةَ

مسلمانوں کے امام ابوحنیفہ نے تمام شہروں اور جو کچھ ان میں ہے سب کو مزین کر دیا ہے۔

باآثارٍ وفقهِ في حديثٍ
كاآثارِ الزَبُوْرِ على الصَحِيْفَةَ

ان کی حدیث اور فقہ نے صفحات ایسے مزین کر دیے جیسے زبور کی آیات نے صفحات کو مزین کر دیا تھا۔

فَمَا في المَشْرِقَيْنِ له نظيرٌ
ولا بالمَغْرِبَيْنِ ولا بكوفَةَ

امام ابوحنیفہ جیسے نہ مشرق میں ہیں اور نہ مغرب میں اور نہ ہی کوفہ میں ان جیسا پیدا ہوا۔

رأيتُ العَائِبِيْنَ له سفَاهَا
خلافُ الحَقّ مع حججٍ ضعيفة

میں نے امام صاحب پر عیب لگانے والوں کو بے وقوف دیکھا، جنہوں نے ضعیف دلائل سے ان کا مقابلہ کیا ہے۔

(اخبار ابی حنیفہ للصمیری 89)

امام اعظم علیہ الرحمہ کے تلامذہ

سینکڑوں علماء ومحدثین نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے علمی استفادہ کیا۔ امام شافعی علیہ الرحمہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص علم فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے اس کو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے فقہ کی طرف رخ کرنا چاہیے، اور یہ بھی فرمایا کہ اگر امام محمد علیہ الرحمہ (امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگرد) مجھے نہ ملتے تو شافعی علیہ الرحمہ، شافعی علیہ الرحمہ نہ ہوتا، بلکہ کچھ اور ہوتا۔ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے چند مشہور شاگردوں کے نام حسب ذیل ہیں، جنہوں نے اپنے استاذ کے مسلک کے مطابق درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ، امام محمد بن حسن الشیبانی علیہ الرحمہ، امام زفر بن ہذیل علیہ الرحمہ، امام یحییٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ، امام یحییٰ بن زکریا علیہ الرحمہ، محدث عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ، امام وکیع بن الجراح علیہ الرحمہ اور امام داؤد الطائی وغیرہ۔

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ (متوفی 182ھ)

آپ کا نام یعقوب بن ابراہیم انصاری ہے۔ 113ھ یا 117ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کو معاشی تنگی کی وجہ سے تعلیمی سلسلہ جاری رکھنا مشکل ہو گیا تھا، مگر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے امام ابو یوسف علیہ الرحمہ

اور ان کے گھر کے تمام اخراجات برداشت کر کے ان کو تعلیم دی۔ ذہانت، تعلیمی شوق اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی خصوصی توجہ کی وجہ سے قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ ایک بڑے محدث وفقیہ بن کر سامنے آئے۔ فقہ حنفی کی تدوین میں قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ کا اہم کردار ہے۔ عباسی دور حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوئے۔ یہ پہلا موقع تھا جب کسی کو قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے بعض مسائل میں اختلاف بھی کیا، لیکن پوری زندگی خاص کر قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہونے کے بعد فقہ حنفی کو ہی نشر کیا۔ مسلکِ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر اصول فقہ کی سب سے پہلی کتاب تحریر فرمائی۔ 182ھ میں وفات پائی۔

امام محمد بن الحسن الشیبانی علیہ الرحمہ (متوفی 189ھ)

آپ 131ھ میں دمشق میں پیدا ہوئے، پھر فقہاء ومحدثین کے شہر کوفہ چلے گئے، وہاں بڑے بڑے محدثین اور فقہاء کی صحبت پائی۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے تقریباً دو سال جیل میں تعلیم حاصل کی۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی وفات کے بعد قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ سے تعلیم مکمل کی، پھر مدینہ منورہ جا کر امام مالک علیہ الرحمہ سے حدیث پڑھی۔ صرف بیس سال کی عمر میں مسند حدیث پر بیٹھ گئے۔ یہ فقہ حنفی کے دوسرے اہم بازو شمار کیے جاتے ہیں، اسی لیے امام ابو یوسف علیہ الرحمہ

اور امام محمد علیہ الرحمہ کو صاحبین کہا جاتا ہے۔ امام محمد علیہ الرحمہ کے بے شمار شاگرد ہیں لیکن امام شافعی علیہ الرحمہ کا نام خاص طور پر ذکر کیا جاتا ہے۔ امام محمد علیہ الرحمہ کی حدیث کی مشہور کتاب "مؤطا امام محمد" آج بھی ہر جگہ موجود ہے۔ امام محمد علیہ الرحمہ کی تصنیفات بہت ہیں، فقہ حنفی کا مدار انہیں کتابوں پر ہے، ان کی مندرجہ ذیل کتابیں مشہور و معروف ہیں، جو فتاویٰ حنفیہ کا ماخذ ہیں۔ المبسوط، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، الزیادات، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔

امام زفر علیہ الرحمہ (متوفی 158ھ)

امام زفر بن ہذیل علیہ الرحمہ 110 ہجری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر میں علم حدیث سے خاص شغف و تعلق تھا، علامہ نووی علیہ الرحمہ نے ان کو صاحب الحدیث میں شمار کیا ہے، پھر علم فقہ کی جانب توجہ کی اور اخیر عمر تک یہی مشغلہ رہا۔ بصرہ کے قاضی کے حیثیت سے بھی رہے۔ آپ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے خاص شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ فقہ حنفی کے اہم ستون ہیں۔

امام یحییٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ (متوفی 198ھ)

آپ 120 ہجری میں پیدا ہوئے۔ علامہ ذہبی علیہ الرحمہ نے تحریر کیا ہے کہ فن اسماء الرجال (سند حدیث پر بحث کا علم) سب سے پہلے انہوں نے ہی شروع کیا ہے۔ پھر اس کے بعد دیگر حضرات مثلاً امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ

نے اس علم کو باقاعدہ فن کی شکل دی۔ امام یحییٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے علمی استفادہ کیا ہے۔

امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ (متوفی 181ھ)

یہ بھی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں سے ہیں۔علم حدیث میں بڑی مہارت حاصل کی، یہاں تک کہ امیر المؤمنین فی الحدیث کا لقب ملا۔ 118ھ میں پیدا ہوئے اور 181ھ میں وفات پائی۔ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کا قول ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور سفیان ثوری علیہ الرحمہ کے ذریعہ میری مدد نہ فرماتا تو میں ایک عام انسان سے بڑھ کر کچھ نہ ہوتا۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کا علمی فیضان

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے دوران ِدرس جو احادیث بیان کی ہیں انہیں شاگردوں نے حدثنا اور اخبرنا وغیرہ الفاظ کے ساتھ جمع کر دیا۔امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے درسی افادات کا نام "کتاب الآثار" ہے، جو دوسری صدی ہجری میں مرتب ہوئی، اس زمانہ تک کتابوں کی تالیف بہت زیادہ عام نہیں تھی۔ "کتاب الآثار" اس دور کی پہلی کتاب ہے، جس نے بعد کے آنے والے محدثین کے لیے ترتیب وتبویب کے راہ نما اصول فراہم کیے۔علامہ شبلی نعمانی علیہ الرحمہ

نے "کتاب الآثار" کے متعدد نسخوں کی نشان دہی کی ہے، لیکن عام شہرت چار نسخوں کو حاصل ہے۔ ان نسخوں میں سے امام محمد علیہ الرحمہ کی روایت کردہ کتاب کو سب سے زیادہ شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی۔

"کتاب الآثار" بروایت امام محمد علیہ الرحمہ

"کتاب الآثار" بروایت قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ

"کتاب الآثار" بروایت امام زفر علیہ الرحمہ

"کتاب الآثار" بروایت امام حسن بن زیاد علیہ الرحمہ

مسانید امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ

علمائے کرام نے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی پندرہ مسانید شمار کی ہیں جس میں ائمہ دین اور حفاظ حدیث نے آپ کی روایات کو جمع کر کے ہمیشہ کے لیے محفوظ کر دیا، ان میں سے مسند امام اعظم علیہ الرحمہ علمی دنیا میں مشہور رہے، جس کی متعدد شروحات بھی تحریر کی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں سب سے بڑا کام ملک شام کے امام ابو الموائد خوارزمی علیہ الرحمہ (متوفی 665ھ) نے کیا ہے، جنہوں نے تمام مسانید کو بڑی ضخیم کتاب جامع المسانید کے نام سے جمع کیا ہے۔

حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مشہور شاگرد امام محمد علیہ الرحمہ کی مشہور و معروف کتابیں بھی فقہ حنفی کے اہم مآخذ ہیں۔ المبسوط، الجامع الصغیر، الجامع

الکبیر، الزیادات، السیر الصغیر، السیر الکبیر۔

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے انتقال کے بعد آپ کے شاگردوں نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قرآن وحدیث وفقہ کے دروس کو کتابی شکل دے کر ان کے علم کے نفع کو بہت عام کر دیا، خاص کر جب آپ کے شاگرد قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ عباسی حکومت میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوئے تو انہوں نے قرآن وحدیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے فیصلوں سے حکومتی سطح پر عوام کو متعارف کرایا، چناں چہ چند ہی سالوں میں فقہ حنفی دنیا کے کونے کونے میں رائج ہو گیا اور اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہا، حتی کہ عباسی وعثمانی حکومت میں مذہب ابی حنیفہ علیہ الرحمہ کو سرکاری حیثیت دے دی گئی، چناں چہ آج 1200 سال گزر جانے کے بعد بھی تقریباً 75 فی صد امت مسلمہ اس پر عمل پیرا ہے اور ایک ہزار سال سے امت مسلمہ کی اکثریت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح اور وضاحت وبیان پر ہی عمل کرتی چلی آ رہی ہے۔ ہندوستان، پاکستان، بنگلادیش اور افغانستان کے مسلمانوں کی بڑی اکثریت جو دنیا میں مسلم آبادی کا 55 فی صد سے زیادہ ہے، اسی طرح ترکی اور روس سے الگ ہونے والے ممالک، نیز عرب ممالک کی ایک جماعت قرآن وحدیث کی روشنی میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے ہی فیصلوں پر عمل پیرا ہے۔

امام اعظم علیہ الرحمہ کے مناقب پر کتب

مناقب الامام الاعظم

شیخ ملا علی قاری علیہ الرحمہ (متوفی 1014ھ)

ترجمة الامام الاعظم ابی حنیفة علیه الرحمه النعمان بن ثابت

امام خطیب بغدادی علیہ الرحمہ (متوفی 392ھ)

تبییض الصحیفة فی مناقب ابی حنیفة علیه الرحمه

علامہ جلال الدین سیوطی مصری شافعی علیہ الرحمہ (متوفی 911ھ)

تحفة السلطان فی مناقب النعمان

شیخ قاضی محمد بن الحسن بن کاس ابو القاسم علیہ الرحمہ (متوفی 324ھ)

عقود المرجان فی مناقب ابی حنیفه النعمان

شیخ ابو جعفر احمد بن محمد مصری الطحاوی علیہ الرحمہ (متوفی 321ھ)

عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم ابو حنیفة علیه الرحمه النعمان

شیخ محمد بن یوسف صالحی علیه الرحمه (متوفی 943ھ)

اخبار ابی حنیفة و اصحابه

شیخ قاضی ابی عبد اللہ حسین بن علی الصیمری علیہ الرحمہ (متوفی 436ھ)

فضائل ابی حنیفۃ و اخبارہ و مناقبہ

شیخ ابو القاسم عبداللہ بن محمد المعروف بابی عوام علیہ الرحمہ (متوفی 330ھ)

شقائق النعمان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان

شیخ جار اللہ ابو القاسم زمخشری علیہ الرحمہ (متوفی 538ھ)

الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان

شیخ مفتی الحجاز شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی مکی علیہ الرحمہ (متوفی 973ھ)

کتاب منازل الائمۃ الاربعۃ

امام ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم علیہ الرحمہ (متوفی 550ھ)

مناقب الامام ابی حنیفۃ علیہ و صاحبیہ ابی یوسف و محمد بن الحسن

امام حافظ ابی عبداللہ محمد بن احمد عثمان ذہبی علیہ الرحمہ (متوفی 748ھ)

تحقیق

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ علیہ الرحمہ

ابو حنیفہ النعمان و آراؤہ الکلامیہ

شیخ شمس الدین محمد عبداللطیف مصری علیہ الرحمہ

ابو حنیفہ النعمان (امام الائمہ الفقہاء)

شیخ وہبی سلیمان غاوجی علیہ الرحمہ

تانیب الخطیب علی ما ساقہ فی ترجمة ابی حنیفہ من الاکاذیب
شیخ محمد زاہد بن الحسن الکوثری علیہ الرحمہ

ابو حنیفہ۔ حیاتہ و عصرہ۔ آراؤہ و فقھہ
شیخ محمد ابو زہرہ علیہ الرحمہ

مناقب الامام الاعظم ابی حنیفة علیہ الرحمہ
موفق بن احمد المکی، محمد بن محمد بن شہاب ابن البزار الکردی علیہ الرحمہ

ائمة الفقہ الاسلامی
شیخ نوح بن مصطفی رومی حنفی علیہ الرحمہ

مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ
شیخ موفق بن احمد الخوارزمی علیہ الرحمہ

الجواھر المضیئة فی تراجم الحنفیہ
شیخ عبد القادر القرشی علیہ الرحمہ

حیاة ابی حنیفہ علیہ الرحمہ
شیخ سید عفیفی علیہ الرحمہ

تحفة الاخوان فی مناقب ابی حنیفة علیہ الرحمہ
علامہ احمد عبد الباری عاموہ الحدیدی علیہ الرحمہ

التعلیقات الحسان علی تحفة الاخوان فی مناقب ابی حنیفة

علامہ محمد احمد محمد عاموہ علیہ الرحمہ

عقود الجواھر المنیفة فی ادلة مذھب الإمام ابی حنیفة

علامہ محدث السید محمد مرتضیٰ الزبیدی حسینی حنفی علیہ الرحمہ (متوفی 1205ھ

امام اعظم علیہ الرحمہ کا وصال

احمد بن کامل اور عبد الباقی بن قانع رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کا بیان ہے کہ حضرت سیّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصالِ با کمال رَجَبُ الْمُرَجَّب یا شعبانُ الْمُعَظَّم کے مہینے 150ھ بغداد میں ہوا، اس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر مبارک ستر (70) برس تھی۔

(تاریخ بغداد ج ۱۳، ص ۴۲۴)